Volume IX
No. 13

SP. IX-13-76 (E)
250

THE SENATE OF PAKISTAN DEBATES

OFFICIAL REPORT

Firday, November 26, 1976

CONTENTS

	PAGES
Leave of Absence	115
Obituary Reference *Re* : sad Demise of Maulana Mohammad Zakir M.N.A.—*Fateha was offered and Condolence resolution passed.*	115

PRINTED AT THE CARAVAN PRESS, DARBAR MARKET, LAHORE
PUBLISHED BY THE MANAGER OF PUBLICATIONS, KARACHI
Price Paisa: 50

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Friday, November 26, 1976

The Senate of Pakistan met in the Senate Chamber, (State Bank Building), Islamabad, at ten of the clock in the morning, Mr. Chairman (Mr. Habibullah Khan) in the Chair.

(*Recitation from the Holy Quran*)

LEAVE OF ABSENCE

Rao Abdus Sattar (Leader of the House) : Mr. Chairman, Sir, I want to move an oral motion of leave for Haji Ghulam Rasool A. Siddiqui, who has proceeded to Saudi Arabia to perform Haj, for the remaining session of the Senate.

Mr. Chairman : I am sorry, would you kindly repeat.

Rao Abdus Sattar : Sir, this is an oral motion of leave for Haji Ghulam Rasool A. Siddiqui under Rule 15 (3) of the Rules of Procedure.

Mr. Chairman : All right. Should the leave be granted ?

Members : Yes.

Mr. Chairman : Yes, leave is granted.

Rao Abdus Sattar : Sir, with your permission I move a condolence message.

OBITUARY REFERENCE *RE* : SAD DEMISE OF MAULANA MOHAMMAD ZAKIR, M.N.A.

Rao Abdus Sattar : This House places on record its deep sense of sorrow and grief at the sad demise of Maulana Mohammad Zakir member of the National Assembly and also resolves that its heart-felt condolences be conveyed to the family of the late Maulana Mohammad Zakir. May Almighty Allah give patience and courage to the bereaved family to bear the loss and bless the departed soul with eternal peace.

خواجہ محمد صفدر (قائد حزب اختلاف): جناب چیئرمین! مولانا محمد ذاکر صاحب کو خدا غریق رحمت کرے میں انہیں ۱۹۵۱ء کے ابتدا سے جانتا ہوں اور بعد میں ان کی خوبیوں اور صلاحیتوں ، ان کی نیکی ، اور ان کی پاکبازی سے متاثر ہوکر میں ان کے مداحوں میں شامل ہوگیا اور ۱۹۵۱ء میں وہ اور میں پہلی دفعہ صوبائی اسمبلی کے رکن منتخب ہوکر آئے تھے - مولانا مرحوم نہ صرف ایک عالم دین تھے بلکہ صحیح معنوں میں انہیں عالم بہ عمل کہا جائے گا وہ انتہائی پاکباز ، خدا ترس اور متقی تھے ان کی فرض شناسی کا یہ حال تھا کہ باوجودیکہ وہ اس وقت بیماری کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے تھے ، لیکن پھر بھی ویل چیئر پر بیٹھ کر نیشنل اسمبلی کے اجلاسوں میں شرکت کرتے رہے اور عملی طور پر اس میں حصہ لیتے رہے اور جس علاقے کے عوام نے انہیں رکن منتخب کیا ہوا تھا ، ان کی نمائندگی کرتے رہے - انہیں دین سے جو محبت تھی اس کے نتیجے کے طور پر انہوں نے ایک عظیم‌الشان دینی کالج اور مدرسہ ،،جامع محمدی،، کے نام سے ضلع جھنگ میں قائم کیا اور جن میں کئی سالوں سے علماء تربیت پاکر لوگوں کو سیدھے راستے کی تلقین کر رہے ہیں - جناب چیئرمین ! انہیں معلوم تھا کہ قرآن مجید ، فقہ اور حدیث پڑھنا کافی نہیں ہے بلکہ دینی مدرسہ میں علوم متداولہ کی تعلیم بھی دی جاتی تھی اور اس کے ساتھ انہوں نے کالج قائم کیا اور ان کی خواہش تھی کہ اس کالج کو ، اس مدرسہ کو ، یونیورسٹی کا درجہ دے دیا جائے اور اس کے لئے انہوں نے بہت کوشش کی اور اس عرصہ میں انہوں نے بیسیوں خطوط وقتاً فوقتاً مجھے لکھے کہ میں بھی اس سلسلے میں کوشش کروں - لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کی زندگی میں یہ منظور نہ تھا کہ یہ مدرسہ یونیورسٹی بن سکے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ مدرسہ ایک طویل عرصے تک اس شمع کو روشن رکھے گا ، جو شمع مولانا مرحوم نے آج سے کئی سال پہلے جلائی تھی - مولانا مرحوم مجھ سے ذاتی طور پر نہایت شفقت اور مہربانی سے پیش آتے تھے میں ان کی باتیں یاد کرتا ہوں تو دل خون کے آنسو روتا ہے میں اللہ تعالیٰ سے نہایت خشوع و خضوع سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت‌الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - جناب چیئرمین ! میں آپ سے درخواست کروں گا کہ پارلیمنٹ کی روایات کے مطابق فاتحہ خوانی کے بعد اس ایوان کو ملتوی فرمایا جائے اور آج مزید کوئی کام نہ کیا جائے -

جناب چیئرمین : فرمائیے مولانا صاحب !

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی : جناب چیئرمین ! مولانا محمد ذاکر صاحب مرحوم قومی اسمبلی کے ممبر تھے - ان کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر پارلیمنٹ کے تمام ممبران کو دلی صدمہ ہوا ہے - مولانا رحمتہ اللہ علیہ بے مثل عالم تھے انہوں نے اپنی پوری زندگی خدمت خلق اور علم و فرقان کی نشر و اشاعت میں صرف کی - تحریک

جناب چیئرمین : شکریہ ! فرمائیے قاضی صاحب !

قاضی فیض الحق : جناب چیئرمین ! جیسا کہ میرے ساتھیوں نے مولانا مرحوم کی زندگی کے متعلق کہا وہ واقعی ایک دیانتدار ، راست گو عالم دین تھے جنہوں نے دین کی خدمت کے لئے جامع محمدی قائم کیا جس کے وہ سرپرست تھے اور جن سے آج پاکستان محروم ہوگیا ان کی پارلیمانی زندگی کا بین ثبوت یہ ہے کہ باوجود علالت کے اور معذوری کے ان کو قومی اسمبلی کی نشست کے لئے منتخب کیا گیا ۔ ان کا انتخاب نہ صرف ان کے علاقہ کی ، بلکہ پورے پاکستان کی قوم کی عقیدت کا اظہار تھا ۔ باوجود اس بات کے کہ وہ معذوری اور علالت کی وجہ سے ٹھیک طور پر تقریر نہیں کر سکتے تھے ، میں نے انہیں پچھلے سیشن میں تقریر کرتے ہوئے سنا ۔ باوجود علالت اور کمزوری کے انہوں نے قوم کی خاطر اپنا فرض ادا کیا اور جب بھی قومی ضرورت کا کوئی مسئلہ ایوان میں زیر بحث آیا انہوں نے اس بحث میں حصہ لیا اور اپنے دینی عقائد اور علم کی روشنی میں اس پر تقریر کی اور یہ ثابت کردیا کہ ہم اپنے معاشرے میں دین کی کس طرح بے لوث خدمت کر سکتے ہیں ۔ میری دعا ہے کہ انہوں نے جامع محمدی کی شکل میں جو شمع روشن کی ہے وہ ہمیشہ روشن رہے اور اس کی روشنی ہمیشہ پھیلتی رہے اور مرحوم کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے ۔

Mr. Chairman : Gentlemen, I endorse the remarks made by the various speakers, and associate myself with the observations they have made. I had the privilege of knowing Maulana Sahib since very long, at least from the time when late Col. Abid Husain was the Chief Minister of Punjab, and late Maulana Sahib was a Member of the Provincial Assembly. I have also been to his constituency more than once. I had been talking to the people there, in his constituency, about Maulana Sahib, and I realised that he was very much respected, very much loved by the people, and they held him in a very high esteem, because of his own personal qualities. He was a man of many qualities as has been rightly observed by Khawaja Sahib and Qazi Sahib. In spite of the fact that he was physically a crippled man, a paralysed man, he was so conscious of his duties and responsibilities as Member of the National Assembly that in spite of his physical handicaps, he always tried to attend the Assembly Sessions, and as a Member of that Assembly he tried to serve his people, his nation and his constituency. He was a selfless man. He was very sincere and honest man too. As I told you, I knew him since very long. To me, he appeared to be a pious sort of gentleman, an elderly man of pious sort, very sincere, very honest and very selfless.

He never asked for personal favours from any one. His main object was, in coming to the Assembly, Provincial or the National, to serve the people, the nation and the country. I am sure he did it quite honestly and to the satisfaction of not only his constitutency but the whole of Pakistan.

پاکستان میں انہوں نے بھرپور حصہ لیا۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ہندو کانگرس سے جو جنگ لڑی جا رہی تھی اس میں وہ پیش پیش تھے اور پورے پنجاب اور جہاں جہاں وہ ضرورت محسوس کرتے تھے ، وہاں کا دورہ کیا اور تحریک پاکستان کے ایک سپاہی کی حیثیت سے پیش پیش رہے اور اسی زمانے میں ، ۱۹۴۶ء میں وہ پنجاب کی صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور اس کے بعد سے مسلسل ان کی پارلیمانی زندگی بیداغ اور باکردار ہونے کی حیثیت سے عوام میں مشہورو معروف رہی ۔ مولانا مرحوم نے اپنی زندگی میں اپنے کردار سے جو مثالیں قائم کی ہیں وہ ہم صبر خور دوں کے لئے قابل عمل ہیں ، اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے ان کے پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے ، وہ ایک بے مثل شخصیت تھے ، اللہ تعالیٰ بلند سے بلند مقام ان کو جنت‌الفردوس میں عطا فرمائے ۔

جناب چیئرمین : شکریہ ، فرمائیے ملک صاحب !

ملک محمد اختر (وزیر قانون و پارلیمانی امور) : جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے ، میں ان کی تائید کرتا ہوں اور اس بات کی بھی تائید کرتا ہوں کہ اس کے بعد پارلیمانی روایات کے پیش نظر آج مزید کوئی کام نہ کیا جائے اور جب اجلاس ملتوی کیا جائے تو ایڈجرن سیناڈائی کر دیا جائے ۔

جناب چیئرمین : فرمائیے مس آصفہ فاروقی !

مس آصفہ فاروقی : جناب چیئرمین ! مولانا ذاکر مرحوم کے لئے جو تعزیتی قرار داد پیش کی گئی ہے اس کے لئے میں بھی چند الفاظ ادا کرنا چاہتی ہوں ۔ مولانا مرحوم کی وفات سے نہ صرف پارلیمنٹ بلکہ ضلع جھنگ اپنے ایک ساتھی سے محروم ہوگیا ۔ مرحوم کا تعلق میرے ضلع سے تھا ۔ ضلع جھنگ کے عوام مرحوم کو واقعی بہت عقیدت اور احترام کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہی ہے کہ تحریک پاکستان میں شامل ہوکر انہوں نے جو خدمات انجام دیں اور ضلع کے عوام کے لئے جو خدمات وہ انجام دیتے رہے ، وہ ہم سب کے سامنے ہیں ۔ جناب چیئرمین ! نظام کائنات اسی طرح چل رہا ہے کہ ہر شخص کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور ہر شخص کو ایک نہ ایک دن خدا کے حضور حاضر ہونا ہے ۔ مولانا کی وفات سے ہمیں جو صدمہ پہنچا ہے وہ میں سمجھتی ہوں کہ الفاظ میں ادا نہیں ہو سکتا خداوند کریم مرحوم کی لحد پر اپنی رحمت کی بارش برسائے اور مرحوم کے اہل و عیال ، دوستوں اور ساتھیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے تاکہ وہ یہ عظیم صدمہ برداشت کر سکیں ۔ آمین ۔ شکریہ !

I, in the end, join your sentiments and the grief which has been expressed by the gentlemen overhere and pray to God to bless the departed soul and rest him in eternal peace.

A copy of this resolution, which is being adopted today, will be sent to the bereaved family.

Before we adjourn, I request Maulana Shah Ahmad Noorani to offer 'fateha' for the departed soul.

(*Maulana Shah Ahmad Noorani then offered 'fateha'*)

Mr. Chairman : I direct the Secretariate to send a copy of the resolution, which is being unanimously adopted by the Housn today, to the members of the bereared family.

We should not transact any other business. The House stands adjouned *sine die*.

The House was then Adjourned Sine Die.